Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۶-۴۱ | منگل ۱۶ صفر ۱۴۱۲ھ، ۲۷ ظہور ۱۳۷۰ہش، ۲۷ اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۹۱

مخلصین پر شیطان تسلّط نہیں پا سکتا

"ایک بہت گہرے فلسفے اور حکمت کی بات جسے (صاحب ایمان) کو سمجھ لینا چاہیئے کہ شیطان کا کسی پر بھی کوئی تسلّط نہیں ہے۔ جن کو خدا مخلص کر دے ان پر تو اس کے تسلط کا سوال ہی نہیں، دوسرے جو بندے ہیں ان میں سے وہ جو ٹیڑھے ہوں وہی شیطان کو دعوت دیتے ہیں۔ جن کے نفس میں کجی نہ ہو اُن پر شیطان کو غلبہ نہیں مل سکتا"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"قوّتِ بہیمی میں جوش ہو کر انسان جادۂ اعتدال سے نکل جاتا ہے، چنانچہ غضب کی حالت میں درندہ کا جوش بڑھ جاتا ہے۔ مثلاً کتا پہلے آہستہ آہستہ بھونکتا ہے پھر کوٹھا سر پر اٹھا لیتا ہے۔ آخر کار درندے طیش میں آکر نوچتے اور پھاڑ کھاتے ہیں۔ یہود نے بھی اسی طرح ظلم و تعدی کی بُری عادتیں اختیار کیں اور غضب کو حد تک پہنچا دیا۔ آخر خود مغضوب ہو گئے۔ قوتِ وہمی کو جب استیلاء ہوتا ہے، تو انسان رسّی کو سانپ بناتا اور درخت کو ہاتھی تبلاتا ہے اور اس پر کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ یہ قوت عورتوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ اسی واسطے عیسائی مذہب اور بت پرستی کا بڑا سہارا عورتیں ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۲۵)

"بات یہ ہے کہ مُردوں سے مدد مانگنے کے طریق کو ہم نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ ضعیف الایمان لوگوں کا کام ہے کہ مُردوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور زندوں سے دور بھاگتے ہیں۔

- - - - - - - - - - - - - - - -

اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی مُردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی۔ بلکہ (صادقوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ؛ التوبہ: ۱۱۹) کا حکم دے کر زندوں کی صُحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور خیر خواہی سے کہتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۳۹)

سانحہ ارتحال

مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب واقف زندگی مقیم امریکہ حال نزیل ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے داماد مکرم چوہدری اصغر علی صاحب اختر بی اے ایل ایل بی ولد مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب چک ۹۳/۶-D.A ضلع لیّہ مورخہ گیارہ اگست بروز اتوار نیند کی حالت میں ہی دل پر شدید حملہ سے اس دارِ فانی سے عالم آخرت کو اپنی رہائش گاہ الگزنڈریا ریاست ورجینیا امریکہ میں رحلت کر گئے۔

آپ کی میّت خاکسار اور ان کا بیٹا عزیزم مبارک احمد مورخہ پندرہ اگست رات کو بذریعہ ہوائی جہاز لاہور اور وہاں سے بذریعہ ایمبولنس سولہ اگست جمعہ کی صبح کو خاکسار کے مکان واقع فیکٹری ایریا ربوہ لائے۔

مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جمعہ کے خطبہ ثانیہ میں موصوف کی میّت کے بیت اقصیٰ کی جانب عزب پہنچنے اور بعد نمازِ جمعہ ان کی نماز جنازہ کی ادائیگی میں شمولیت کی درخواست کی نیز خاکسار کی اطلاع کا ذکر کر کے موصوف کے نو بچوں کو پیچھے سوگوار چھوڑنے کا بتا کر ان کے لئے درخواست دعا کی۔

چنانچہ نماز جمعہ کے بعد مولانا موصوف نے نماز جنازہ کی امامت کی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔

قارئین الفضل سے موصوف کی بلندیٔ درجات اور بوڑھے والدین اور بیوی بچوں اور دیگر اعزہ و اقارب کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا کے ساتھ خاکسار ان کے بیوی بچوں کی روحانی و جسمانی تربیت کے لئے دعائے خاص کی التماس کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی محبّت کے حق میں فیصلہ کرنے والے بنیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اخلاص اور محبت دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں اور اس کی پہچان یہی ہوا کرتی ہے کہ دو فیصلوں میں ہمیشہ جس شخص سے محبت ہے اس کے حق میں فیصلہ ہوا کرتا ہے جس سے محبت نہ ہو یعنی اس میں انصاف کی بات نہیں ہو رہی۔ میں کسی اور کے حق میں انصاف کی بات نہیں کر رہا۔ اپنے رجحانات کی بات کر رہا ہوں۔ ایک انسان نے دو چیزوں میں سے ایک اختیار کرنی ہے وہاں انصاف کا فیصلہ نہیں ہے۔ اس اختیار کے وقت ہر شخص لازماً بے اختیار ہو کر محبت والا فیصلہ کرے گا اور جس سے کم محبت ہے اس کی طرف نہیں جھکے گا۔ پس بغیر محبت کے کوئی عبادت نہیں۔ یہ نتیجہ نکلا۔ بغیر محبت کے نہ کوئی نماز ہے (. . .) اور اس مضمون کو مزید تقویت ملتی ہے۔ قرآن کریم کی ایک اور آیت سے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے . . . کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم (نام تو نہیں لیا گیا مگر مخاطب آپ ہیں) ان سے کہہ دے جو تیری پیروی کا دعویٰ کرتے ہیں کہ (اگر تم اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری اطاعت کرو تم اللہ کے پیارے بن جاؤ گے) اس کے دو معنی ہیں یعنی ایک ہی معنی ہیں۔ اگر پہلے حصے پر زور دیا جائے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷ ظہور ۱۳۷۰ ہش ۲۷ راگست ۱۹۹۱ء

اللہ تعالیٰ کا فضل اور ہماری کوشش

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ احمدیت کی ترقی مقدّر ہو چکی ہے اور اس ترقی کی راہ میں لوگ روک بننے کی کوشش تو کریں گے لیکن کوئی فرد یا کوئی ادارہ یا کوئی تنظیم ــ بلکہ سب افراد اور سب تنظیمیں مل کر بھی ــ اس ترقی کی راہ میں روک نہ بن سکیں گے ــ ترقی کا یہ عمل ساری دنیا میں جاری ہے ۔ ایسے ممالک میں بھی جہاں مذہبی آزادی ہے اور ایسے ممالک میں بھی جو مذہبی آزادی سے محروم ہیں ۔ کیونکہ آزادی کا ہونا یا آزادی سے محروم کر دینا تو انسانی فعل ہے اور مذہب کو انسانوں کی لگائی ہوئی روکاوٹوں سے کوئی غرض نہیں ہوتی ۔ مذہب دل کا معاملہ ہے اور اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے اور جب دل خدا کی طرف جھکتے ہیں اور فرشتوں کی لہروں کے ذریعہ جھکتے ہیں تو ان کے درمیان کوئی انسانی طاقت حائل نہیں ہو سکتی ۔

البتہ ایک بات قابلِ غور ہے چونکہ اس ترقی کا ثواب انسانوں کو ملتا ہے اس لئے اس میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ انسانی کوشش کا بھی دخل ہے ۔ اللہ تعالیٰ نہ تو کسی کو پکڑ کر کسی خاص راستے پر چلنے کے لئے کہتا ہے اور نہ ہی از خود کسی کا دل بدلتا ہے ۔ اس میں انسانی کوشش کا دخل ضرور ہوتا ہے ۔

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں فرمایا ہے کہ جہاں جہاں جماعت احمدیہ کی انتظامیہ مستعد اور دُعا کرنے والی ہے وہاں حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے ۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے انسانوں کو ثواب دینے کے لئے اپنے فضل کے ساتھ ان کی کوششوں کو بھی وابستہ کر دیا ہے ۔ کوشش کیجئے اور فضل کو جذب کیجئے ۔ فضل کو جذب کیجئے اور ترقی کی راہوں کو کشادہ سے کشادہ تر کرتے جایئے ۔

پس ہم سب کا فرض ہے کہ ہم مستعد ہو جائیں اور دُعائیں کریں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو نازل ہوتا دیکھیں ۔

یہی احمدیہ جماعت کی ترقی کا راز ہے ۔ اور ترقی سے تو کوئی انکار کر ہی نہیں سکتا ۔ آخر ہم ایک کروڑ ہو گئے ہیں اور اب ایک کروڑ سے بھی بہت آگے نکل گئے ہیں تو اس ترقی سے آنکھیں بند کس طرح کی جا سکتی ہیں ۔

خدا کے فضل کے امیدوار ہیں ہم لوگ
کہ اپنی سعیٔ عمل سے دعا شعار ہیں ہم لوگ
ہماری راہ میں روڑے نہ آپ اٹکائیں
کہ ایک ہستیٔ بالا کا پیار ہیں ہم لوگ

ابو الاقبال

ایسے بھی حوادث پیش ہمیں اے جانِ جہاں سو بار آئے
دریا کے کنارے ڈوب گئے اُس پار سے جب اس پار آئے

اِس باغِ جہاں کا حال ہمیں کچھ اس کے سوا معلوم نہیں
کانٹوں سے کسی نے گُل توڑے پھولوں میں کسی کو خار آئے

اے جانِ مسیحا تُو ہی بتا تسکین کی صورت کیا ہوگی
پھر ہوش نہ اپنے کھو بیٹھے جب ہوش میں یہ بیمار آئے

یہ بزمِ جنوں یہ دیدۂ دل مدّت سے ہیں سُونے سُونے سے
اے کاش ہماری جانب بھی وہ جانِ جہاں اِک بار آئے

اے ساقیٔ کوثر ان پر بھی اک نظرِ کرم جو دُنیا میں
میخوار مرے، میخوار جیئے، میخوار رہے میخوار آئے

مُصلح کی نصیحت ٹھیک سہی لیکن یہ اسے معلوم نہیں
اس بزمِ حسیں میں دل ہی نہیں ہم جاں بھی اپنی ہار آئے

مُصلح الدین احمد راجیکی

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا:

"ایک اور مشکل جو بسا اوقات کمزور انسان کے قدم کو ڈگمگا دیتی اور اسے اپنے آپ کو قربانیوں کی آگ میں جھونکنے سے روکتی ہے ۔ وہ مالی مشکلات ہیں ۔ ایک طرف دنیا اپنے پورے حسن کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی ہوتی ہے اور دوسری طرف خدا تعالےٰ کا دین اسے آواز دے رہا ہوتا ہے کہ آؤ اور میری مدد کرو وہ دنیا کی طرف جھانکتا ہے تو وہ اسے مال و دولت اور زیب و زینت کے ساتھ آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہے اور دین کی طرف دیکھتا ہے تو وہاں اسے روپوں کی جھنکار سنائی نہیں دیتی ۔ یہ دیکھ کر ایک کمزور انسان کا دل دہل جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں خدا کے لئے اپنی زندگی کو کس طرح وقف کر دوں ۔ میں نے خدا کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تو میں بھوکا مر جاؤں گا ۔ میرے بیوی بچّے کیا کھائیں گے ۔ ہم اپنا معیار زندگی کس طرح قائم رکھ سکیں گے اور اگر یہ لالچ اس کے دل میں غالب آجاتی ہے تو وہ خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت سے محروم ہو جاتا ہے ....
اس بدظنّی کو اپنے دل سے نکال دو ۔ تمہارا خدا سمیع اور علیم ہے ۔ اگر تم سچّے دل سے خدا تعالیٰ کو پکارو گے اس وجہ سے کہ وہ تمہارے حالات کو جانتا ہے وہ تمہاری دُعاؤں کو قبول کرے گا اور تمہیں ہر قسم کی مشکلات سے نجات دے گا ۔ پس ان وساوس میں اپنی زندگی مت بسر کرو ۔ بلکہ نڈر اور بہادر بن کر خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

ایک ناول نویس نے فرانس کا ایک قصہ بیان کیا ہے اس کے متعلق عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ وہ تاریخی واقعات کو اپناتا ہے۔ فرانس کے بوربن خاندان کو جب ملک سے نکالا گیا تو وہ انگلستان چلا گیا۔ اور لندن جا کر بادشاہ نے کوشش کی کہ کسی طرح ملک میں بغاوت پھیلائی جائے۔ اس وقت فرانس میں جمہوریت نہیں تھی۔ طوائف الملوکی پائی جاتی تھی۔ غالباً اس وقت تک نپولین برسر اقتدار نہیں آیا تھا یا اس کے قریب زمانے کا یہ واقعہ ہے۔ بادشاہ نے لندن سے ایک جہاز میں بعض آدمی فرانس بھیجے کہ وہ فرانس میں جا کر بغاوت پھیلائیں۔ جہاز کے نچلے حصے میں ہتھیار بھی رکھے ہوئے تھے توپیں زنجیر کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں ایک شخص صفائی کے لئے وہاں گیا تو اس سے ایک زنجیر کھل گئی اور توپ جہاز کے اندر لڑھکنے لگی اور خطرہ پیدا ہو گیا کہ کہیں جہاز ڈوب نہ جائے۔ بادشاہ کا نمائندہ بھی وہاں تھا۔ یہ حالت دیکھ کر اس شخص نے جس سے کنڈا کھلا تھا چھلانگ لگا دی اور اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر کنڈا لگانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس پر بادشاہ کے نمائندہ نے سب کو اکٹھا کیا اور کہا اس شخص نے بہت بڑی بہادری کا کام کیا ہے اور ایک تمغہ جو فرانس میں سب سے زیادہ عزت والا سمجھا جاتا ہے" دے کر کہا "میں بادشاہ کی طرف سے یہ تمغہ بہادری کے صلے میں اس کے سینے پر لگاتا ہوں"۔ اس کے بعد اس نے کمانڈر کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور گولی مار دو۔ اتفاقاً جہاں اترنا تھا وہ سمندر میں سخت طوفان آیا ہوا تھا اور خطرہ تھا کہیں جہاز غرق نہ ہو جائے۔ اس وقت جہاز کے کمانڈر نے کہا اس وقت مجھے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو یقینی موت کو قبول کر لے چنانچہ ایک ملاح آگے آیا اس نے اسے حکم دیا کہ اس شخص کو کشتی میں بٹھا کر ساحل فرانس تک پہنچا دو۔ طوفان زوروں پر تھا لیکن وہ ملاح کامیابی کے ساتھ ساحل فرانس پہنچ گئے اور وہاں پہنچ کر ملاح نے پستول نکال لیا اور کہا "میں نے اپنی جان کو صرف اس لئے خطرے میں ڈالا تھا کہ تم سے اپنے بھائی کا بدلہ لوں" مسافر نے کہا تم نے حقیقت پر غور نہیں کیا۔ تمہارے بھائی نے ایک نیک کام کیا تھا اور ایک برا کام کیا تھا۔ میں نے اس کے اچھے کام کا اچھا بدلہ دیا اور فرانس کا سب سے بڑا تمغہ اسے لگایا۔ اور اس کے برے کام کے بدلے میں اسے گولی مار دینے کا حکم دیا۔ تم جانتے ہو کہ میں بادشاہ کے مفاد کی خاطر یہاں آیا ہوں اور اپنے مقصد میں کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ میں ہر طرح کے اختیار سے کام لوں اور اس کے رستے میں حائل ہونے والی کسی روک کی پرواہ نہ کروں۔ اس نے ایک برا کام کیا تھا اور میری بادشاہ سے وفاداری کا تقاضا یہی تھا کہ میں اسے ہلاک کر دوں اس پر اس ملاح نے ہتھیار پھینک دیا اور کہا میں سمجھ گیا میرا بھائی قصوروار تھا اور اپنے اس جرم کے بدلے میں موت کی سزا کا مستحق تھا۔

تم ان لوگوں کی تاریخ میں، ادب میں، ناولوں میں کہانیوں میں، قصوں میں اور علم و اخلاق کی کتابوں میں دیکھ لو یہی مضمون ملے گا کہ جب بھی کوئی شخص غلطی کرتا ہے وہ اپنی غلطی کی سزا لیتا ہے چاہے اس سے پہلے اس نے کتنی ہی قربانیاں کی ہوں۔ وہ ختم ہو جاتی ہیں اور سزا میں ان کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جب تک تم اس طریق پر عمل نہیں کرو گے تم ترقی نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی شخص جنگ میں پیٹھ دکھاتا ہے اور لڑائی سے بھاگ جاتا ہے تو چاہے اس نے بیس سال تک قربانی کی ہو کوئی احمق ہی ہو گا جو اس کے اس جرم کے بعد ان قربانیوں کا خیال رکھے وہ شخص بہرحال مجرم ہے اس کی پچھلی سروس کے بدلے میں اس کے پچھلے انعام ہیں اور موجودہ غلطی پر موجودہ سزا ہے۔ تم یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح داخل کر لو ورنہ تمہاری ساری قربانیاں ہیچ ہوں گی، اور تم تمام لوگوں کے غلام ہو جاؤ گے لیکن اگر تم اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو گے تو تمہیں صحیح توکل نصیب ہو گا اور جس شخص کو صحیح توکل نصیب ہو جاتا ہے اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں ہوتا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۵ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:۔

"کبھی ظالم بننے کی کوشش نہ کرو کبھی ایسے حالات پیدا نہ کرو کہ دنیا میں تمہارے ملک یا علاقہ میں یا شہر اور گاؤں میں فسادات پیدا ہو جائیں۔ ہر دکھ کو خدا کے لئے برداشت کرو۔"

ہماری تاریخ

وسط ۱۹۶۹ء میں مشہور اطالوی مستشرق آٹھ زبانوں کے فاضل اور جرمنی میں انشورنس کی بین الاقوامی کمپنی جنرل انشورنس کے جنرل منیجر پروفیسر ڈاکٹر اطالو کیوسی ایک لمبی تحقیق اور دعاؤں اور استخارہ کے بعد جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ سیدنا حضرت امام جماعت الثالث نے آپ کا (دینی) نام محمد عبدالہادی تجویز فرمایا۔ پروفیسر ڈاکٹر اطالو کیوسی تقریباً پانچ چھ سال سے احمدیہ مشن جرمنی کے ساتھ گہرا رابطہ رکھتے تھے اور دین حق اور قرآن مجید کا مطالعہ کر رہے تھے۔ ابتدائی دو سال آپ نے عربی زبان سیکھنے اور دین حق کے بارے میں اپنی معلومات وسیع کرنے میں صرف کئے عربی کا ضروری علم سیکھنے اور دینی تعلیمات سے اچھی طرح متعارف ہونے کے بعد آپ نے صرف ایک سال کے اندر بین الاقوامی زبان اسپرانٹو میں قرآن مجید کا ترجمہ مکمل کر لیا۔ اس دوران میں حضرت امام جماعت الثالث کی دعائیں اور توجہات آپ کے شامل حال رہیں۔ اسپرانٹو ترجمہ قرآن کا دیباچہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تحریر فرمایا۔ قاہرہ کے ڈاکٹر ناصر اسحاق نے جو اسپرانٹو کے عالم اور اسپرانٹو عربی لغت کے مصنف ہیں۔ ترجمہ کی صحت کا جائزہ لیا اور اسپرانٹو کی عالمی تنظیم کے صدر پروفیسر ڈاکٹر لاپینا LAPENNA نے اس پر ادبی نقطہ نگاہ سے نظر ثانی کی اور اسپرانٹو لٹریچر شائع کرنے والے کوپن ہیگن کے ایک پبلشر نے غیر معمولی دلچسپی اور محبت کے ساتھ اس ترجمہ کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے وکالت تبشیر تحریک جدید کی ایک خطیر رقم بطور عطیہ مذکورہ اشاعتی ادارے کو دی جس کے باعث اصل لاگت سے بھی کم ہدیہ مقرر کیا گیا۔ اور اسپرانٹو زبان میں شائع ہونے والے رسائل میں اس ترجمے کا خوب چرچا ہوا اور ترجمے کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔ اور دوسرا ایڈیشن شائع ہو کر قریب الاختتام ہے (یہ ۱۹۷۲ء سے پہلے کی بات ہے)

محترم ڈاکٹر اطالو کیوسی کی اس کے علاوہ اسپرانٹو زبان میں ایک گرانقدر تصنیف بعنوان "ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں" ڈنمارک کے مطبع میں زیر طبع ہے اس کتاب کا نصف حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر مشتمل ہے اور بقیہ نصف حصہ میں ایک سو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ اور تشریح بمعہ عربی متن کے ہے۔ اسپرانٹو زبان کے ایک مشہور رسالہ ببلیکل ریویو میں دین حق کے متعلق اکثر ان کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ۱۹۷۰ء سے آپ اسپرانٹو کی مرکزی اکیڈمی کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔ آپ کو اسپرانٹو جاننے والے حلقوں میں خدا تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کی بڑی موثر توفیق بخشی ہے۔ ۱۹۶۸ء سے آپ کو ہر سال اسپرانٹو کی عالمی کانگریس میں دین حق پر تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۷۰ء میں بھی آپ کو تقریر کا اعزاز حاصل ہوا۔ ۱۹۷۰ء میں آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں اور ۱۹۷۱ء میں لندن میں آپ نے کانگریس کے اجتماعات میں دین حق کی حقانیت پر پُر مغز مقالے پڑھے۔ ۱۹۷۲ء میں کانگریس کے اجلاس امریکہ میں تقریر کے علاوہ ایک یونیورسٹی میں آپ کو دین حق پر تقاریر کی دعوت ملی جس میں آپ کا مقالہ اسپرانٹو اکیڈمی کے سیکرٹری صاحب نے پڑھ کر سنایا

اسپرانٹو زبان پروفیسر ڈاکٹر ضامن ہوف DR ZAMENHOF نے بین الاقوامی رابطہ کی غرض سے ۱۸۸۷ء میں رائج کی تھی۔ اب یورپ میں اور دوسرے متعدد ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ دنیا کی اہم مذہبی علمی اور سیاسی کتابوں کے تراجم اس زبان میں ہو چکے ہیں۔ مگر اس میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی سعادت پہلی مرتبہ پروفیسر ڈاکٹر اطالو کیوسی ہی کو حاصل ہوئی ہے (اس مضمون کا عنوان "ہماری تاریخ" بتاتا ہے کہ یہ سب باتیں آج سے کچھ عرصہ پہلے کی ہیں جیسا کہ کہا گیا ہے۔ ۱۹۷۲ء سے پہلے کی۔ ڈاکٹر اطالو کیوسی اب فوت ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے)

موصیان کرام

ترکہ سے مراد وہ تمام جائیداد یا نقدی یا اثاثے ہیں جو بوقت وفات موصی کی ملکیت ہوں اور جو عرف عام میں ترکہ شمار ہوتے ہوں اور جو مجلس کارپرداز کے کسی ضابطہ کے تحت مستثنیٰ قرار نہ دیئے گئے ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محسن محمد خان

تیرے فضلوں کو کروں یاد

تین برس گذرتے ہیں کہ میں ٹورنٹو ایئرپورٹ پر اپنی ڈیوٹی پر بیٹھا تھا۔ رات کوئی دو اڑھائی بجے کا عمل تھا۔ کچھ فراغت ہوئی تو میں نے اخبار کا مطالعہ کرنا چاہا۔ میز پر سے اخبار اٹھایا مگر اخبار میرے ہاتھ سے زمین پر گر گیا۔ میں نے جھک کر دوبارہ اٹھایا وہ دوبارہ گر گیا۔ سہ بارہ اُٹھایا مگر پھر وہ گر گیا۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے اس بازو میں جان نہیں ہے۔ میں متفکر ہُوا۔ سوچا کہ شاید بازو سو گیا ہے۔ میں نے اُسے جھٹکا۔ ہلایا۔ گھمایا اور کئی منٹ تک اس میں مصروف رہا مگر فرق نہ پڑا۔ یہی خیال تھا کہ کچھ دیر کے بعد ٹھیک ہو جائے گا مگر صبح ہو گئی کوئی تبدیلی نظر نہ آئی۔ گھر آکر ڈاکٹر سے ملنے گیا۔ یہاں پر ایمرجنسی مریض ہسپتال جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سے قبل از وقت دکھانے یا ملنے کے لئے وقت لینا پڑتا ہے۔ سیکرٹری نے کہہ دیا کہ آج ڈاکٹر بہت مصروف ہے اور اگلے دن کے لئے وقت دیا۔ میں متفکر تو تھا مگر حالات کی سنگینی کا اس شدت سے احساس نہ تھا۔ اگلے دن گیا۔ ڈاکٹر اٹالین ہے اور اپنے علم اور تجربہ میں ماہر ہے اس نے معائنہ کیا اور میں نے اس کے چہرہ کے تاثرات سے اندازہ لگایا کہ وہ خاصا فکر مند ہے۔ بہت جلد اس نے مجھ سے کہا کہ تم فوری میرے پاس کیوں نہیں آئے یا ہسپتال کیوں نہ پہنچے۔ میں نے اس سے کہا کہ میں تو کل آیا تھا مگر آپ کی سیکرٹری نے آپ کی مجبوری کا عذر کیا تھا۔ ڈاکٹر کہنے لگا کہ تم کو شاید علم نہیں کہ تم موت کے دروازہ پر کھڑے ہو اور تمہارا فوری اپریشن ضروری ہے۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر صاحب اللہ نے مجھے جس قدر عمر عطا کی ہے وہ بڑی ہی خوشیوں والی دی ہے۔ میں اپنی زندگی سے بہت ہی پُرسکون ہوں اور اگر یہ میرا وقتِ آخر ہے تو میں اپنے مولا کے حضور بڑے اطمینان سے حاضر ہونے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن چونکہ آپ کا مریض ہوں آپ کے ماتحت ہوں جیسا آپ فرمائیں میں کرنے کو تیار ہوں۔ ڈاکٹر کو میری باتیں کچھ عجیب سی معلوم ہوئیں اس نے مجھے کہا کہ تم ابھی اور اسی وقت ہسپتال پہنچو میں نیورو سرجن سے وقت لیتا ہوں۔ یہ سپیشلسٹ کئی کئی ہفتوں کے بعد تاریخ دیتے ہیں لیکن میں اپنی ذمہ داری پر تمہاری ایمرجنسی کی وجہ سے اس سے ابھی وقت لینے کی درخواست کرتا ہوں۔ اس نے نیورو سرجن کو فون کر کے اُس سے خاص طور پر وقت لیا اور میں اُس کے پاس پہنچ گیا۔ نیورو سرجن نے میرا معائنہ کیا تو اس نے میرے اٹالین ڈاکٹر سے بھی زیادہ پریشانی کا اظہار کیا اور مجھے بتایا کہ میرے گلے کی دائیں جانب بڑی شریان جو دماغ کو خون لے کر جا رہی ہے وہ بڑی تیزی کے ساتھ بند ہوتی چلی جا رہی ہے اور فوری طور پر اس کا اپریشن ضروری ہے اور اب میں تمہارے لئے ہسپتال میں بستر کا انتظام کرتا ہوں اور بلاتاخیر ہسپتال میں داخل ہونا ہوگا۔ اس نے اپنے دفتر سے ہسپتال کے دفتر کو میرے بستر کے لئے ٹیلیفون کیا اور کہا کہ دل کے مریضوں کے وارڈ میں ایک بستر کا فوری انتظام کیا جائے مگر پتہ چلا کہ کوئی بستر خالی نہیں۔ اُس نے کہا ایمرجنسی وارڈ میں ہی بستر دیا جائے۔ ہسپتال والوں نے بتایا کہ اس وارڈ میں ستر بستر ہیں اور اس وقت سو سے زیادہ مریض منتظر ہیں۔ اس پر ڈاکٹر نے مایوسی سے کہا میں اگلے دن آؤں اور اس دوران وہ بستر کا بھی انتظام کرے گا۔ اور ہارٹ سرجن سے بھی مشورہ کر لے گا۔ میں اگلے دن گیا اور ہسپتال داخل کر لیا گیا۔ اس دوران ہارٹ سرجن نے بتایا کہ وہ مخصوص TESTS کے بغیر اتنا اہم اپریشن نہیں کرے گا۔ میں اپنے طور پر مطمئن تھا۔ مگر نیورو سرجن میرے پاس آیا اور کہا کہ دیکھو اس وقت صرف تمہارا بایاں بازو مفلوج ہُوا ہے لیکن جو ٹیسٹ ہونے والا ہے اس کی وجہ سے ایک فیصد لوگ مکمل مفلوج بھی ہو جایا کرتے ہیں کیا تم یہ خطرہ مول لینے کے لئے تیار ہو۔ میں نے اُسے بلاتاخیر جواب دیا کہ میں بالکل تیار ہوں۔ اگلے دن صبح ٹیسٹ شروع ہوا۔ عین درمیان میں مجھے محسوس ہونا شروع ہُوا کہ میرا نصف جسم بے جان ہوتا چلا جا رہا ہے پہلے میری ٹانگ بے جان ہوئی۔ پھر پاؤں بھی بے جان ہو گیا اور میرا بایاں حصہ مکمل مفلوج ہو گیا۔ میں اس وقت یہی سمجھا کہ یہ عارضی ہے اور چند منٹ کی بات ہے میں ٹھیک ہو جاؤں گا مگر میرا خیال غلط ثابت ہوا۔ مجھے مکمل طور پر دوسروں نے اٹھا کر بستر پر ڈالا اور میرے کمرہ میں پہنچا دیا گیا۔ اب میں بائیں طرف مکمل مفلوج تھا۔ شام کو نیورو سرجن آیا تو میں بالکل ہل جل نہ سکتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا یہ کیا اور کیسے ہو گیا تو اس نے کہا کہ میں نے تو پہلے ہی وارننگ دے دی تھی اور تم اُن ایک فیصد مریضوں میں سے ثابت ہوئے ہو۔

میں اللہ کی رضا پر راضی ہو گیا۔ اب نہ میں دائیں طرف کروٹ لے سکتا تھا اور نہ بائیں طرف۔ نہ خود بیٹھ سکتا تھا نہ کھڑا ہو سکتا تھا۔ چلنا تو درکنار۔ رات کو میں نے بڑی درد سے دعا کی کہ مولا کریم میں تو تیرے دین کا خدمت گذار ہوں۔ اس حالت میں مضامین کس طرح لکھوں گا۔ انہیں کیسے ٹائپ کر سکوں گا۔ یہ تو بہت بڑی محرومی ہو گئی ہے۔ تو خاص طور پر میری مدد فرما۔ صبح ہو گئی میں معذور تھا۔ شام ہوئی میں پھر بھی معذور تھا مگر میری دعائیں اسی طرح سے جاری تھیں اڑتالیس گھنٹے مزید اسی طرح گذر گئے۔ چوتھا دن جب چڑھا تو میں فجر کی نماز کے لئے تیار ہو رہا تھا۔ اشاروں سے ہی رکوع و سجود کرتا۔ اس لئے کہ نہ بیٹھ سکتا تھا اور نہ کھڑا ہو سکتا تھا۔ مجھے کچھ محسوس ہوا کہ مجھ میں کچھ طاقت آگئی ہے۔ میں نے دائیں طرف کروٹ بدلی تو مجھے کوئی دقت نہ ہوئی۔ بائیں طرف کروٹ بدلی تو وہ بھی ہو گیا۔ میں بے حد حیران تھا۔ میں نے سوچا کہ میں بیٹھ جاؤں۔ میں بیٹھ بھی گیا۔ پھر اسی طرح میں کھڑا بھی ہو گیا اور چلنے کی کوشش کی تو یہ بھی کرنے کے قابل تھا۔ اب تو میری خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ میں نے نماز پڑھی اور اللہ کا بے حد و حساب شکر ادا کیا۔ نیورو سرجن آگیا۔ اُس نے معائنہ کیا اور وہ بھی حیران تھا۔ مگر اس کے باوجود ہسپتال والوں نے مجھے دو ہفتہ تک وہیں رکھا اور جب اُنہیں یقین ہو گیا کہ یہ عارضی افاقہ نہیں اور مکمل شفا ہے تو اُنہوں نے مجھے رخصت کیا۔

اب میرا یہ معمول ہے کہ میں مولا کریم کا بے حد اور متواتر شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے معذوری سے بچایا۔ شفا ہی نہیں مکمل شفا بخشی۔ کام کرنے کی توفیق عطا کی اور اس کے مواقع بہم پہنچائے اور میں مکمل طور پر صحت مند ہوں۔ اگر میں اسے اپنے مولا کی خاص مہربانی نہ کہوں تو کیا کہوں۔ یہی آرزو ہے کہ زندگی کے آخری لمحات بھی اُس کے دین کی چاکری میں صرف ہوں اور اُس کی رضا مجھے حاصل رہے۔

ایک خط

(ایک تصحیح)

الفضل کی ایک اشاعت میں یادرفتگان کے سلسلہ میں ایک مضمون "عائشہ بانو" نظر سے گذرا۔ عائشہ بانو کے خاوند چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ تھے جن کے والد کا نام چوہدری فضل احمد صاحب ہے۔ براہِ مہربانی اس کی تصحیح فرماویں۔ عائشہ بانو اور چوہدری بشیر احمد صاحب کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں چوہدری فضل احمد صاحب سے چکوال میں میری ملاقات ہوئی تھی۔ الفضل میں چوہدری محمد الدین صاحب نواب کا بیٹا چوہدری بشیر احمد شائع ہوا ہے۔

نذیر احمد المعروف حضرت
"اماں جان کا نذیر"

ضروری اعلان

"پشتو زبان میں مختلف اہم مواضیع پر آڈیو کیسٹس دستیاب ہیں۔ اس کے علاوہ حضور انور کی بعض مجالسِ سوال و جواب اور اعتقادی مسائل پر حضور انور کی سیر حاصل تشریحات پر مشتمل بعض آڈیو کیسٹس بھی موجود ہیں۔ جن کو ضرورت ہو وہ اپنی ڈیمانڈ اپنے اپنے مشنوں کو دیں اور پھر ہر مشن احباب کی ڈیمانڈ اور اپنی مزید ضرورت کے مطابق یہاں آرڈر بھجوائیں تاکہ اس کے مطابق کیسٹس یہاں سے بھجوا دی جائیں۔

نصیر احمد قمر۔ لندن

نمایاں اعزاز

○ مکرم انور احمد صاحب ملتمس میڈیکل پریکٹیشنر احمد نگر (نزد ربوہ) کو برطانیہ کے گیلین کالج آف نیچرل ہیلنگ نے DIPLOMA IN NATURO PATHY عطا کیا ہے۔
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریویو آف ریلیجنز

معاشروں میں فرق

ریویو آف ریلیجنز جو انگلستان سے شائع ہوتا ہے کے اداریہ نویس اپنے ایک اداریہ میں کہتے ہیں کہ آج کل عام طور پر ذہنی امراض کے ادارے، قید خانے، بوڑھوں کی رہائش کے ادارے، یا بچوں کی رہائش کے ادارے ایسے ادارے ہیں جنکے متعلق بہت کچھ سوچا جاتا ہے۔ اور شور ڈالا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر انہیں صحیح طور پر چلانا ہے تو حکومت کو مزید فنڈ مہیا کرنے چاہئیں۔ بعض لوگ اس سلسلے میں عجیب قسم کی تجاویز پیش کرتے ہیں اور ان کا عمل بھی نہایت عجیب نظر آتا ہے۔

ان میں سے ایک بات ایسی ہے جسے وہ "پن ڈاؤن" کہتے ہیں جسکا مطلب یہ ہے کہ بچوں کے کپڑے اتار کر انہیں صرف بنیان اور جانگیا پہنا کر تنہائی میں رکھا جائے اور یہ عجیب بات ہے کہ ہزاروں دیگر بچوں کے ساتھ بھی متعدد گھروں میں یہی سلوک ہوتا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ سلوک صرف ان بچوں کے ساتھ نہیں ہوتا جنکے اصلی ماں باپ نہیں ہوتے۔

جو لوگ حکومت سے زیادہ فنڈ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ اکثر یہ بھول جاتے ہیں کہ ان لوگوں کو تعیش پسند معاشرے نے گھروں سے نکال کر گلی کوچوں میں پھینک دیا ہے۔ یہ معاشرہ اپنے آپ کو نہ اس دنیا میں ذمہ دار سمجھتا ہے نہ دوسری دنیا میں اور وہ یہ بھی نہیں سوچتا کہ ایسے اداروں کے لئے کتنی بڑی رقوم کی ضرورت ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ امریکہ میں لاکھوں ایسے اداروں کی ضرورت ہے جہاں ذہنی مریضوں کو رکھا جا سکے۔ کیا کوئی یہ سوچ بھی سکتا ہے کہ حکومت اس قدر روپیہ خرچ کر سکتی ہے خاص طور پر ایسی حالت میں جب لوگ یہ کہتے ہوں کہ ہماری ان کہی بات سن لیں۔ اور ہم پر مزید ٹیکس نہ لگائیں۔ اگرچہ بعض لوگ ایسی باتیں بھی کرتے ہیں جن سے یہ پتہ چلے کہ کوئی مسئلہ ہے ہی نہیں۔

اداریہ نویس کہتے ہیں کہ معاشرے کو جگانے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اس بات کو پوری طرح محسوس کرے کہ اس ذمہ داری کو اٹھانا اس کا بھی فرض ہے۔ یہ ذمہ داری ساری کی ساری حکومت پر نہیں ڈالی جا سکتی۔ خاص طور پر اسلئے بھی کہ حکومت کی پالیسیاں بنانیوالے بھی تو وہی عشرت پسند سیاست دان ہیں۔ اداریہ نویس کہتے ہیں کہ آپ حیران ہوں گے کہ اس سارے معاملے کا سے کیا تعلق ہے۔ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ سوائے چند ایک علاقوں کو چھوڑ کر ساری دنیا میں مسلم معاشرہ نسبتاً ان برائیوں سے پاک ہے۔ وہاں پر آپ کو ایسے والدین نہیں ملیں گے جنہوں نے بچوں کو چھوڑ دیا ہو وہاں پر آپ کو یتیم اور دوسرے بچے جن کی کوئی پرواہ نہ کرنے والا ہو نہیں ملیں گے۔

اگرچہ یہ تو ممکن نہیں کہ اسلام نے جس قدر اقدامات پیش کئے ہیں جن سے یہ برائیاں رک سکتی ہیں ان سب کا ذکر کیا جائے لیکن بہر حال اس مختصر سے اداریئے میں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اسلامی معاشرے کا مرکزی نقطہ فیملی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ اسلام میں فیملی کا مطلب اس فیملی سے خاصا وسیع ہے جسے مغربی لوگ جانتے ہیں۔ جہاں صرف قریبی خون کے رشتے ہی فیملی کہلاتے ہیں۔ والدین اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں کہ وہ نیک ہوں ان کے لئے راحت کا سبب بنیں اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔ بچے والدین کے لئے دعائیں کرتے ہیں کہ اے خدا تو ان پر اسی طرح رحم فرما جسطرح انہوں نے بچپن میں ہمارے ساتھ رحم کا سلوک کیا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنت ماں کے پاؤں کے نیچے ہے۔ یعنی ماں کی خدمت کرنے کے صلے میں انسان کو جنت مل سکتی ہے۔ والدین بچوں اور دیگر رشتہ داروں کو آپس میں نرمی کا سلوک کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سرزنش کی بجائے مہربانی اور پیار کا ایک لفظ زیادہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ سزا دینے کی بجائے معافی زیادہ بہتر ہے۔ بچے کو اسکے چہرے اور سر پر ضرب نہ لگائی جائے۔ بچوں کے درمیان انصاف کرنا نہایت ضروری ہے بیوی اور بچوں کے لئے خرچ کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ بیوی سے کہا گیا ہے کہ وہ گھر کے معاملات کی ذمہ دار ہے۔ یتیموں سے نرمی کا سلوک کرنے کی ہدایت ہے۔ بوڑھے والدین کی دیکھ بھال انسان کا فرض قرار دی گئی ہے۔ بیٹے بیٹیاں اور دوسرے رشتہ دار اور اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو مملکت کا فرض ہے کہ بوڑھوں کا خیال رکھے اور دفتری رکاوٹوں کو بیچ میں حائل نہ ہونے دے۔ معاشرے کے تمام حصوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اسکے علاوہ معاشرے کے لئے بہت سی دیگر ہدایات بھی موجود ہیں۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کس طرح انسان خدا تعالیٰ کو جواب دہ ہے۔ آپ میں سے ہر شخص ایک بادشاہ ہے۔ اور اس سے پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی رعایا سے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس ساری فضا کا اس فضا سے مقابلہ کیجئے جہاں والدین گندی زبان استعمال کرتے ہیں۔ بچے والدین کے لئے ایک مستقل سر درد بن جاتے ہیں۔ بچوں کو یوں مارا جاتا ہے جیسے گدھے کی پیٹھ پر ڈنڈے لگائے جا رہے ہوں۔ انہیں مذہب کی تعلیم نہیں دی جاتی کیونکہ ماں اور باپ دونوں اپنی اپنی عشرت پسندی کے سامان تلاش کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ نوجوانوں کو گلی کوچوں میں یوں چھوڑ دیا جاتا ہے جیسے وہ خود ہی اپنے ذمہ دار ہوں۔ چند ایک جو اپنے والدین کے دامن سے چمٹے رہتے ہیں وہ کوشش کرتے ہیں کہ جلد از جلد اپنے والدین کو ان گھروں میں پھینک دیں جہاں بوڑھے رکھے جاتے ہیں۔ اور جہاں ان کے لئے خاصی مشکلات ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انہی باتوں کی وجہ سے بہت سے گھر ٹوٹے ہوئے ہیں جرائم کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ تشدد پہلے سے زیادہ ہے۔ ایک دوسرے سے امتیاز کی روح صاف نظر آتی ہے امن و امان کہیں نہیں ملتا۔ اور اخلاقی اقدار کو بھی گھن لگ چکا ہے۔ جب تک معاشرہ اپنی اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ یہ مسائل کسی طرح حل نہیں ہو سکتے۔ بلکہ یہ بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔ اور وہ تہذیب و تمدن کی باتیں جو آج تک حاصل کی جا چکی ہیں ختم ہو جائیں گی۔ بچے جن کی دیکھ بھال نہیں ہوگی وہ ان چوہوں کی طرح ہو جائیں گے جن پر طبی تجربات کئے جاتے ہیں۔

دودھ پلانے والے جانور بھی اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں۔ پھر حیرانگی کی بات ہے کہ بعض انسان ایسا کیوں نہیں کرتے۔ ان ساری خرابیوں کو صرف اور صرف مذہب دور کر سکتا ہے۔ خاص طور پر وہ مذہب جس نے کسی زمانے میں بچیوں کو زندہ دفن کرنے سے روکا تھا۔ جس نے خاندان کے تمام افراد کے آپس میں تعلقات کو بہتر بنایا تھا۔ اور ساری انسانیت کو ایک بھائی چارے میں منسلک کر دیا تھا جہاں وہ سکھاتا ہے کہ ہر شخص کی بہبود انفرادی معاملہ بھی ہے اور اجتماعی معاملہ بھی۔

بچے قوم کی امانت ہیں ان کی حفاظت ہمارا فرض ہے

حکیم عبدالحمید اعوان

آلو بخارا

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے پھلوں کی شکل میں جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان میں سے گرمیوں کے موسم میں سرد تر مزاج کے ساتھ آلو بخارا کو پیش فرمایا ہے۔ اسکی سرخی مائل چمکیلی سیاہ رنگت اور اپنی ہی قسم کی مہک ہے۔ اس کا چاشنی سے بھرپور گداز جسم جو نہایت ہی مفرح اور لذیذ ہوتا ہے منہ میں ڈالتے ہی ذرا سے دباؤ سے بتاشے کی طرح گھل جاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے اس کے رس میں پانی کے علاوہ شکر، وٹامن بی، وٹامن سی، چونا، فاسفورس، اور حیاتین و گوشت پیدا کرنے والے اجزاء کو سمو دیا ہے۔

یہ پیارا پھل جسمانی قوت بخشنے سے پہلے انسان کی حس بصارت، حس شامہ اور حس ذائقہ کو مسرتوں کی لہروں سے ہم کنار کر دیتا ہے۔ جس سے طبیعت شاد و فرحاں ہو جاتی ہے۔ یہ ایک مفرح اور لذیذ پھل ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے سرد تر مزاج کی وجہ سے پیاس کو تسکین دینا اور گرمی کی تیزی اور بلڈ پریشر کو اعتدال پر لاتا ہے۔ یہ بدہضمی، گرمی کے سر درد۔ صفراوی بخاروں متلی اور قے کو بے حد مفید ہے۔

اس پھل کو کھانا کھانے سے پہلے استعمال کرنا بہتر رہتا ہے اور موسم برسات میں اسے استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

ملین ہونے کی وجہ سے یہ آنتوں میں پھسلن پیدا کر کے قبض کو رفع کر دیتا ہے۔ جن کو پہلے ہی دست آتے ہوں انہیں آلو بخارا نہیں کھانا چاہیئے۔

آلو بخارا ایک وقت میں دس دانے سے تیس دانے تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے زیادہ مناسب نہیں۔

اس کا مربہ بھی قبض کشا ہے۔ مربہ آلو بخارا سات دانے رات کو سوتے وقت کھا لینے سے صبح با فراغت اجابت ہو جاتی ہے

آلو بخارا کے پتوں کے جوشاندہ سے غرغرے کرنے سے نزلہ رک جاتا ہے۔ اور اس کے پتوں کو گھوٹ کر ناف سے نیچے لیپ کرنے سے پیٹ کے کیڑے خارج ہو جاتے ہیں۔

اگر کسی کی طبیعت میں صفراء کی زیادتی ہو تو پانچ دانے خشک آلو بخارا اور چار تولہ املی کو رات پانی میں بھگو کر صبح کو بغیر ملے پانی نتھار کر پی لیا جائے۔ یہ بہترین مسہل صفراء ہے یوں تو کھانسی والے مریض کو ترش شے کے استعمال سے ہمیشہ منع کیا جاتا ہے۔ مگر

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شفیق۔ الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

برقی صدمے کا علاج

کوشش کرنی چاہیے کہ اول تو برقی صدمہ ہی نہ لگے۔ اگر خدا نخواستہ لگ بھی جائے تو مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کے طریقہ (ARTIFICIAL RESPIRATION METHOD پر عمل کر کے انسانی قیمتی جان کو بچایا جا سکتا ہے۔ بجلی کے صدمہ میں بعض اوقات بروقت فسٹ ایڈ نہ ملنے کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ برقی صدمہ میں "موت اور زندگی" کے درمیان بہت کم وقفہ ہوتا ہے۔

بجلی کا صدمہ فوری طور پر پٹھوں پر اثر انداز ہو کر انہیں بیکار کر دیتا ہے۔ جس سے دل کی حرکت اور سانس لینے کا نظام بُری طرح متاثر ہو جاتا ہے۔ اگر مریض کا جسم برقی

آلہ یا ننگی تار سے چھو رہا ہو اور مین سوئچ (MAIN SWITCH) قریب ہو تو مین سوئچ کو بلا تاخیر "آف" کر دیویں اور مزید حفاظت کے لئے لائن فیوز کو بھی نکال لیویں۔ اگر مین سوئچ دور ہو یا پتہ نہ ہو کہ کہاں ہے تو مین سوئچ کو ڈھونڈنے میں وقت ضائع نہ کریں۔ مریض کو ننگے ہاتھ سے بالکل نہ چھوا جائے البتہ اگر مریض کے کپڑے یا کوٹ خشک ہوں تو ان سے مریض کو کھینچ کر برقی آلہ یا ننگی تار سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہو تو پھر خشک کپڑا یا اشتہار یا اخبار کا کاغذ ہاتھ پر لپیٹ کر مریض کو بجلی کے آلہ یا ننگی تار سے الگ کر دیا جائے۔ اس کام کے لئے خشک لکڑی۔ ٹائی۔ بیلٹ (BELT) رسی اور جیکٹ وغیرہ بھی استعمال کی جا سکتی ہے (بشرطیکہ جیکٹ کے ساتھ دھاتی ZIP نہ لگی ہو) مریض کو بجلی سے الگ کرنے کے بعد ہر ایسی چیز کو ہٹا دیا جائے جو کہ مریض کو آسانی سے سانس لینے میں دقت کا باعث بن رہی ہو یا بن سکتی ہے۔ مثلاً کسے ہوئے کالر یا ٹائی وغیرہ۔ اس کے بعد اگر مریض بے ہوش ہو اور سانس نہ لے رہا ہو تو بلا توقف مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کے عمل کو جاری کر دیا جائے اور ساتھ ہی ڈاکٹر کو بلانے کا انتظام کیا جاوے۔ اس دوران مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کے طریقہ پر عمل جاری رکھیں۔ اگر مریض کا سانس بحال ہو جائے تو ڈاکٹر کے مشورہ کے بغیر اسے کھانے پینے کے لئے کوئی بھی چیز نہیں دینی چاہیے۔ اگر سانس بحال ہونے کے بعد دوبارہ مریض بے ہوش ہو جائے یا سانس رک جائے تو دوبارہ مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کا عمل جاری کر دیا جائے اور یہ عمل جاری رکھا جائے تاوقتیکہ سانس دوبارہ بحال نہ ہو

Applying Exhaled Air Method

جائے۔ اگر ڈاکٹر نہ مل سکے اور مریض کو ہسپتال لے جانا ضروری ہو جائے تو مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کا عمل ایمبولینس یا کسی دوسری مناسب سواری میں بھی دوران سفر جاری رکھا جائے۔

مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کے کئی ایک طریقے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ مؤثر۔ آسان اور جدید طریقہ EXHALED AIR (MOUTH TO MOUTH) METHOD ہے۔ یعنی اپنے منہ سے زور کے ساتھ مریض کے منہ کے راستے اس کے پھیپھڑوں میں ہوا پہنچانے کا طریقہ۔ اس طریقہ کو سب سے اچھا تصور کیا جاتا ہے۔ خاص کر بچوں کے لئے یہ طریقہ بہت ہی مؤثر۔ آسان اور بہترین ہے۔ اس طریقہ کے مختلف مرحلوں کو درج ذیل اشکال میں ظاہر کیا گیا ہے۔

متاثرہ شخص کو درج بالا شکل کے مطابق پشت کے بل سیدھا لٹائیں۔ منہ اور گلے میں اگر کوئی چیز سانس میں رکاوٹ پیدا کرنے والی ہو تو اسے باہر نکال دیں۔ کسے ہوئے کالر اور ٹائی وغیرہ کو ڈھیلا کر دیں۔

مریض کے سر کی طرف (بہتر ہے کہ بائیں طرف) شکل کے مطابق بیٹھیں۔ اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو مریض کے دانتوں کے درمیان داخل کریں اور نچلے جبڑے کو باہر کی طرف اتنا کھولیں کہ نچلے دانت اوپر والے دانتوں کی نسبت آگے آجاویں۔

مریض کے ناک کو اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے دبا کر بند کر دیں۔

اپنا منہ کھول کر مریض کے منہ پر رکھیں اور مریض کے پھیپھڑوں میں تیزی سے ہوا داخل کریں حتیٰ کہ اس کی چھاتی پھول جائے یا بلند ہو جائے (اس عمل کے دوران مریض کے منہ یا ناک کے راستے ہوا خارج نہیں ہونی چاہیئے)۔

مریض کے پھیپھڑوں میں ہوا داخل کرنے اور خارج کرنے کا عمل ۱۲ سے ۲۰ دفعہ فی منٹ دہرانا چاہیئے۔ مریض کے پھیپھڑوں میں ہوا داخل کرنے اور خارج کرنے کے درمیانی وقفہ میں فرق یکساں ہونا چاہیئے۔

چھوٹے بچوں کی صورت میں بچے کی ناک اور منہ دونوں کو اپنے منہ کے اندر رکھنا چاہیئے۔

اگر کوئی شخص مریض کے منہ پر اپنا منہ رکھنا پسند نہ کرے تو وہ مریض کے منہ پر ململ کا کپڑا رکھ کر یہ عمل دہرا کر مریض کو موت کے منہ میں جانے سے بچا کر اسے ایک نئی زندگی حاصل کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔

فری کوچنگ کلاس کی اختتامی تقریب

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے نویں تا بارھویں کلاس کی فری کوچنگ کلاس کی اختتامی تقریب ۲۸ جولائی کو جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہوئی۔ ناظر صاحب اصلاح وارشاد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب جاوید ناظم امور طلباء ربوہ نے اپنی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ یہ کلاس ۲۸ جون سے ۲۸ جولائی تک جاری رہی۔ اس میں ۴۰۰ طلباء شریک ہوئے۔ مقام تدریس نصرت جہاں اکیڈیمی کی عمارت تھی۔ انہوں نے کلاس کو کامیاب بنانے کے لئے اساتذہ اور جماعتی اداروں کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس نے نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے اور اساتذہ کو سندات دی گئیں۔

آخر میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے طلباء کو کارآمد نصائح کیں۔ آپ نے کہا کہ احمدی طلباء کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ وہ دنیا بھر کے طالب علموں سے بالکل منفرد ہیں۔ دیگر طلباء علم حاصل کرنے کی بجائے قسما قسم کے مشاغل میں الجھے ہوئے ہیں احمدی طلباء کو پوری یکسوئی سے علم کی تلاش میں سرگرداں رہنا چاہیئے۔

مولانا نے کہا کہ آپ نے دنیا کی نقالی نہیں کرنی بلکہ دنیا کی رہنمائی کرنی ہے انہوں نے کہا کہ آج میں خاص طور پر یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ چاہے چھٹیاں ہوں یا عام دن ہوں احمدی طالب علم کو اپنا وقت کسی بھی صورت میں ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ تعلیم کے دوران یا اس کے بعد بھی اپنا وقت بامقصد سرگرمیوں میں صرف کرنا چاہیئے۔ مولانا نے اساتذہ کے جذبہ کو بھی سراہا جنہوں نے بغیر کوئی معاوضہ لئے بچوں کو پڑھایا۔ انہوں نے اس روح کو جماعت میں جاری کرنے کی طرف متوجہ کیا اور کہا کہ اگر جماعت کا ہر پڑھا لکھا فرد ان پڑھ شخص کو پڑھا دے تو جماعت سو فیصد خواندہ افراد پر مشتمل ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کے فضل سے پہلے ہی ہماری جماعت کا خواندگی کا معیار بہت بلند ہے اور جماعت کو ہر لحاظ سے سو فیصد خواندہ لوگوں کی جماعت بنانے میں بہت کم کوشش صرف کرنا ہوگی۔

مولانا موصوف نے یہ بھی کہا کہ علم کردار کے بغیر بے معنی ہے۔ جو علم ہم حاصل کرتے ہیں اسے اپنی زندگی پر نافذ کریں اپنے کردار کا حصہ بنائیں۔ تب علم مفید ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو وہی بات ہوگی۔

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم عبدالعزیز صاحب منگلا (اقبال ٹاؤن لاہور) کی اہلیہ بعارضہ گردہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا کریں۔

اعلان ولادت: خدا تعالیٰ نے مکرم رانا محمد نواز خان صاحب کو ۲۸ جولائی کی صبح کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو مکرم چوہدری برکت علی صاحب آف گھسیٹ پورہ کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد حسین صاحب آف گھسیٹ پورہ کا نواسہ ہے۔

تبدیلی نام: میں نے اپنے بچے انیس احمد کا نام بدل کر "عطاء العلیم" رکھ دیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد ادریس
محلہ دارالیمن شرقی ربوہ

اعلان دارالقضاء

(محمود احمد صاحب وغیرہ بابت ترکہ علم الدین صاحب)

○ مکرم محمود احمد صاحب وغیرہ ورثاء مکرم علم الدین صاحب سکنہ مکان نمبر ۲/۸ محلہ دارالیمن وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ اُن کے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا اُن کا ترکہ مکان نمبر ۲/۸ دارالیمن ربوہ اُن کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے:

۱:۔ محمود احمد صاحب پسر
۲:۔ لئیق احمد صاحب "
۳:۔ شوکت علی صاحب "
۴:۔ مقصود احمد صاحب "
۵:۔ منصور احمد صاحب "

نوٹ:۔ ان کے علاوہ مکرم علم الدین صاحب موصوف کی اہلیہ اور تین بیٹیاں بھی حیات ہیں۔ جن کے نام درج نہیں ہیں۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(عطاء الرحمٰن صاحب وغیرہ بابت ترکہ بابو عبدالرحمٰن صاحب)

مکرم بابو عبدالرحمٰن صاحب ولد میاں مولا بخش صاحب سکنہ ۱۵ ناصر آباد ربوہ کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف کا پلاٹ نمبر ۱۹/۳ دارالیمن ربوہ ان کی بیٹی محترمہ منورہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد امین صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۰۸ میں صادقہ نبیلہ بنت چوہدری مبارک مصلح الدین احمد قوم جٹ جھمٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۹½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سینئر کوارٹر نمبر ۳ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے طلائی بالی وزنی ۴ ماشہ مالیتی ۹۰۰.۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ صادقہ نبیلہ کوارٹر نمبر ۳ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری مبارک مصلح الدین احمد والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری محمد صادق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر۔

مسل نمبر ۲۸۱۰۹ میں ارشاد احمد ولد محمد جمیل صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جامعہ احمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ ۹۱-۵-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ارشاد احمد جمیل ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا محمد دین ناز وصیت نمبر ۱۸۵۲۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ مبشر احمد کاہلوں ولد رشید احمد استاد جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۱۰ میں ظفر اقبال ساہی ولد چوہدری ریاض احمد صاحب قوم جٹ ساہی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ظفر اقبال ساہی ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالسلام وصیت نمبر ۱۲۵۰۳۔ گواہ شد نمبر۲۔ مرزا عبدالرشید وصیت نمبر ۱۳۵۴۷

مسل نمبر ۲۸۱۱۱ میں رانا محمد اکرم محمود ولد رانا محمد صدیق صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۶-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رانا محمد اکرم محمود ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالسمیع خان وصیت نمبر ۲۴۳۹۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا محمد دین ناز وصیت نمبر ۱۸۵۲۰

مسل نمبر ۲۸۱۱۲ میں منیر احمد کریم ولد محمد کریم صاحب قوم صدیقی قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ ۹۱-۳-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منیر احمد کریم ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ نورالحق تنویر وصیت نمبر ۱۱۹۶۵۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا محمد دین ناز وصیت نمبر ۱۸۵۲۰

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

جس کی مثال قرآن کریم نے گدھے پر کتابیں لدے ہونے سے دی ہے۔

آخر میں مولانا نے کہا کہ مہتمم مقامی مکرم سید قاسم شاہ صاحب کا کہنا ہے کہ ناظم امور طلباء مکرم داؤد احمد صاحب جاوید نے کلاس کے انعقاد میں جو محنت کی ہے اس کیلئے وہ احباب کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

اللہ تعالیٰ نے آلو بخارا کو عجیب خاصیت بخشی ہے کہ اسکی ترشی کھانسی کو کچھ نہیں کہتی۔

یہ ایک نہایت مفید اور غریبانہ پھل ہے اسلئے اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ تحریک جدید از ۳۰ اگست تا ۶ ستمبر ۱۹۹۱ء

عہدیداران مجالس انصاراللہ توجہ فرمائیں

وکالت مال اوّل تحریک جدید ۳۰ اگست ۱۹۹۱ء سے ۶ ستمبر ۱۹۹۱ء تک ہفتۂ تحریکِ جدید منارہی ہے۔ مجالس انصاراللہ سے پوری طرح منصوبہ بندی کے ساتھ حسب ذیل طریق پر عمل پیرا ہو کر اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی درخواست ہے:۔

(۱) تحریک جدید کے وعدہ جات کی وصولی اور دفتر چہارم میں نئے وعدہ کنندگان کو شامل کرنے کے لئے ضلع بھر کی مجالس کا دوروں کا خاص پروگرام بنایا جائے۔

(۲) تحریک جدید کے تمام وعدہ جات کی سو فیصد وصولی کے لئے ایک بھرپور مہم چلائی جائے۔ مقامی سیکرٹریان تحریک جدید سے بقایاداران کی فہرست حاصل کر کے اُن سے ملا جائے اور ادائیگی کی درخواست کی جائے۔

(۳) آمد رکھنے والی خواتین کو لجنہ کے ذریعہ اور نئے برسرروزگار ہونے والے خدام کو مجلس خدام الاحمدیہ کے ذریعہ تحریک جدید کے دفتر چہارم میں شامل کیا جائے اور کوشش کی جائے کہ وعدہ کے ساتھ ہی نقد ادائیگی بھی ہو جائے۔

(۴) وفات یافتگان کو ان کے ورثاء کے ذریعہ اس بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی مساعی عمل میں لائی جائے۔

(۵) وصولی کے وقت غیر معیاری وعدہ کو معیاری بنانے کی کوشش کی جائے۔ معیاری وعدہ ایک ماہ کی کل آمد کا پانچواں حصہ ہے۔

(۶) نہ کمانے والوں سے کم از کم ۲۴/ روپے سالانہ کا وعدہ حاصل کیا جائے۔

(۷) زیادہ بہتر ہوگا اگر نظامت ضلع کی سطح پر ایک وفد تشکیل دیا جائے جو اس ہفتہ کو منانے اور کامیاب کرنے کا ذمہ دار ہو۔

(۸) ہفتہ تحریک جدید کے اختتام پر نظامت ضلع کی طرف سے اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی تفصیلی رپورٹ مع معیّن اعداد و شمار مرکز کو بھجوائی جانے کی درخواست ہے۔

امید ہے کہ آپ کی نگرانی میں آپ کا تشکیل کردہ وفد پوری ذمہ داری کے ساتھ اس ہفتہ کو منانے، کامیاب کرنے اور پھر تفصیلی رپورٹ بھجوانے کی مساعی عمل میں لائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اس ہفتہ کو کامیاب کرنے میں ہر قدم پر آپ کی تائید و نصرت اور راہ نمائی فرمائے۔

قائد تحریک جدید مجلس انصاراللہ پاکستان۔ ربوہ

بقیہ: صدا سے آگے

تو اور معنی نکل آئیں گے۔ دوسرے حصہ پر زور دیا جائے تو دوسرے معنی ابھر آئیں گے۔ عام طور پر دوسرے حصے پر زور دیا جاتا ہے اور یہ مطلب ہے جو اپنی ذات میں درست ہے کہ اے محمدؐ! یہ اعلان کر کہ اگر تم خدا کی محبت کے اپنے دعوے میں سچے ہو تو میری پیروی کر کے دکھاؤ کیونکہ میں محبت کے دعوے میں سچا ہوں اور اس محبت کے نتیجے میں جو تقاضے پیدا ہوتے ہیں وہ میں پورے کر رہا ہوں اس لئے میری پیروی کرو تو تمہاری محبت کا دعویٰ سچا نکلے گا۔ اگر پہلے حصے پر زور دیا جائے تو ایک اور معنی نکلتا ہے جو دین کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے، کے معنے کو اور واضح کر دیتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر تم نے میری پیروی کرنی ہے تو محبت کے بغیر نہیں کر سکو گے ...... میرا دیہ ہو گی کہ میری پیروی کرنے کی خواہش رکھنے والو یاد رکھو۔ اگر تمہیں خدا سے محبت ہے تو پیروی کر سکو گے۔ اگر خدا سے محبت نہیں ہے تو نہیں کر سکو گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ اگست ۱۹۹۰ء)

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کے لئے درج ذیل اسامیوں کی ضرورت ہے۔

۱۔ آفس کلرک 1 عدد عمر کم از کم ۲۵ سال۔
۲۔ خدمت گار (دفتر کیلئے) 1 عدد عمر کم از کم ۲۰ سال
۳۔ ڈرائیور عمر ۴۰ سال سے اُوپر۔

میاں بھائی

۱۰، منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون: ۲۲۳۳۷۳ - ۲۲۳۳۷۲

ملکی خبریں

○ دوہری رکنیت پر پابندی کے باوجود اراکین قومی و صوبائی اسمبلی بلدیاتی الیکشن لڑیں گے ان اراکین کا مؤقف ہے کہ الیکشن کے بعد اس امر کا فیصلہ ہو گا کہ رکن کون سی سیٹ اپنے پاس رکھے گا۔

○ پیپلز پارٹی کے رہنماؤں نے منصورہ میں سوا دو گھنٹے تک قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی سے مذاکرات کئے۔ پیپلز پارٹی کے فاروق لغاری اور طارق رحیم نے جام صادق کے خلاف تحریک چلائے جانے کی صورت میں جماعت اسلامی کو اپنے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت پارلیمنٹ کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں بالٹک جمہوریتوں کی آزادی کے معاملے پر غور کیا جائے گا۔ اجلاس کے دوران بغاوت کے دوران مملکت کے اداروں کے بارے میں صدر گورباچوف کی رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔

○ امریکی قومی سلامتی کے مشیر نے امید ظاہر کی ہے روس جلد بالٹک ریاستوں کی آزادی کو تسلیم کرے گا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ امریکہ فوری طور پر ان ریاستوں کو تسلیم کرنے کا اعلان نہیں کرے گا۔

○ برطانوی حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر نیل کنک نے کہا ہے کہ برطانیہ کو بالٹک ریاستوں کی آزادی کی تائید کی ہے۔

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں

BABY TONIC	۱۰/-	○ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)
BABY GROWTH COURSE	۳۰/-	○ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	○ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	○ چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)
BED URINE COURSE	۳۵/-	○ بول بستری کورس
MITI CHOUR COURSE	۲۰/-	○ مٹی چھوڑ کورس
MARASMAS COURSE	۵۰/-	○ سوکھا پن کورس (بچوں کا)
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	○ آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-	○ بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

○۔ لاہور:۔ کیور یٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر۔ اچھرہ ○۔ فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال۔ گول ایس پور بازار ○۔ راولپنڈی:۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ○۔ پشاور:۔ ڈاکٹر عبدالرحمن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 ○۔ کوئٹہ:۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ○۔ ملتان:۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک۔ صدر بازار ○۔ کراچی:۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ○۔ حیدر آباد:۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ○۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ ○۔ گوجرانوالہ:۔ کیور یٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز۔ باغبانپورہ۔

کیور یٹو میڈیسن کمپنی ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

فون ۷۷۱، ۶۰۶

پتہ